سورة آل عمران

آيات ۱۰۱ - ۹۴

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۘ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ
اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ
وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ
اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع

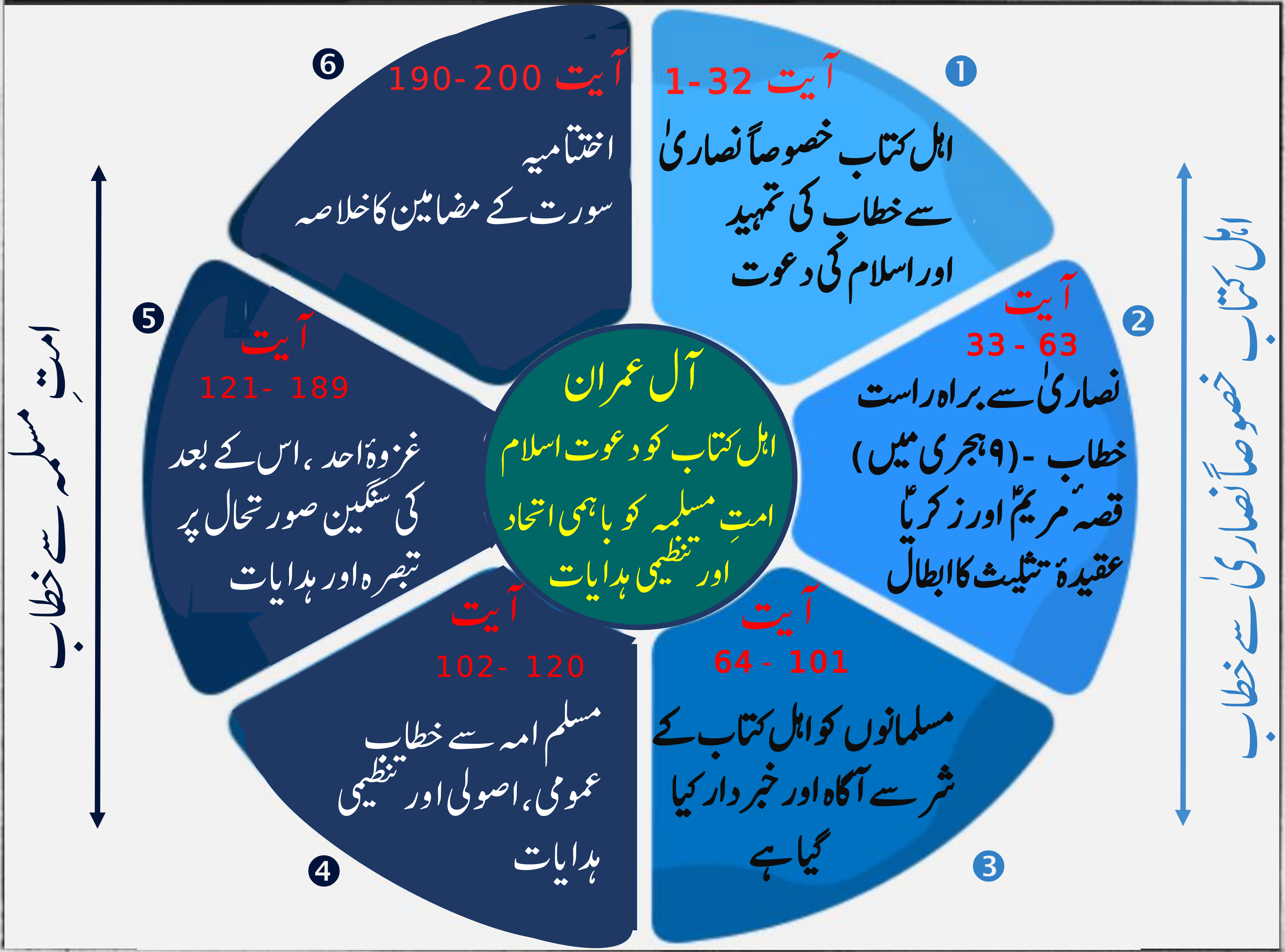

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
❶
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
❷
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
❸
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
❹
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
❺
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
❻
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿٩٤﴾

فَمَنِ افۡتَرٰى - پھر جس نے گھڑا

اِفتَرٰی يَفْتَرِي ، اِفْتَراءً - بات گھڑنا، بہتان باندھنا (VIII)

عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ - اللہ پر جھوٹ

مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ - اس کے بعد سے

فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ - تو وہ لوگ ہی ظالم ہیں

قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ - آپ کہہ دیں سچ فرمایا اللہ نے

فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ - پس تم پیروی کرو ابراہیمؑ کے دین کی

حَنِيۡفًا - یکسو ہو کر

وَمَا كَانَ - اور وہ نہیں تھے

مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ - شرک کرنے والوں میں سے

فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ؔ﴿۹۴﴾
قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾

اس کے بعد بھی جو لوگ اپنی جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں اللہ کی طرف منسوب کرتے رہیں وہی در حقیقت ظالم ہیں، کہو، اللہ نے جو کچھ فرمایا ہے سچ فرمایا ہے، تم کو یکسو ہو کر ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرنی چاہیے، اور ابراہیمؑ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا

If any, after this, invent a lie and attribute it to Allah, they are indeed unjust wrong-doers.
Say: "Allah speaks the Truth: follow the religion of Abraham, the sane in faith; he was not of the Pagans."

محمد اقبال

قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾

اہل کتاب کو خطاب - اسلام میں حرام حلال پر اعتراض کے جواب میں

- حرام حلال کے بارے جو کچھ تم کہ رہے ہو غلط ہے اور جو اللہ بیان فرمارہا ہے وہی صحیح ہے
- حرام و حلال کی ان خرافات کو ملت ابراہیم ثابت کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ حقیقی ملت ابراہیم کی پیروی کرو جس کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے رہے ہیں۔
- ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ سراسر اللہ کی بندگی پر قائم تھا اور وہ اس باب میں بالکل یکسو تھے۔ نہ انھوں نے اس راہ سے دوسری پگڈنڈیاں نکالیں اور نہ وہ مشرکین میں سے تھے۔

← اسلام دین ابراہیمی ہے (دین ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے)

← ابراہیم علیہ السلام کے دین میں تمام کھانے کی چیزیں حلال تھیں (اِلّا مَا حرَّم کے استثناء کے ساتھ)

← ابراہیم علیہ السلام ہر قسم کے انحراف و گمراہی سے دور اور حق کے راستے پر گامزن اور یکسو رہے

- ابراہیم علیہ السلام نے کبھی شرک نہیں کیا، آپؑ سے شرک کی نفی کرنا یہودیوں کی طرف تعریض ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ - بیشک کوئی پہلا گھر (جو)

وُّضِعَ لِلنَّاسِ - بنایا گیا لوگوں کے لیے

وَضَعَ یَضَعُ ، وَضْعًا - بنانا، مقرر کرنا

لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا - لازماً وہ ہے جو مکہ میں ہے .برکت والا

وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ - اور ہدایت ہوتے ہوئے تمام جہانوں کے لیے

فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ - اس میں کچھ واضح نشانیاں ہیں

مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ - (ان میں سے ہے) مقام ابراہیم

وَ مَنۡ دَخَلَہٗ - اور جو داخل ہوگا اس میں

کَانَ اٰمِنًا - تو وہ ہوگا امن میں ہونے والا

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ - اور اللہ کے لیے ہی ہے لوگوں پر

حِجُّ الْبَيْتِ - البیت (یعنی خانہ کعبہ) کا حج

مَنِ اسْتَطَاعَ - (ان میں سے) اس پر جو استطاعت رکھتا ہو (ط و ع)

اِستَطاعَ يَسْتَطِيعُ ، اِسْتِطَاعَةً - طاقت رکھنا، استطاعت رکھنا (X)

اِلَيْهِ سَبِيْلًا - اس کی طرف راستے کی

وَمَنْ كَفَرَ - اور جس نے انکار کیا

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ - تو بیشک اللہ بے نیاز ہے

عَنِ الْعٰلَمِيْنَ - تمام جہانوں سے

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ
مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیمؑ کا مقام عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اِس میں داخل ہوا مامون ہو گیا لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾ فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ
بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ ۚ وَ مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ
الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

The first House (of worship) appointed for men was that at Bakka: Full of blessing and of guidance for all kinds of beings: In it are Signs Manifest; (for example), the Station of Abraham; whoever enters it attains security; Pilgrimage thereto is a duty men owe to Allah,- those who can afford the journey; but if any deny faith, Allah stands not in need of any of His creatures.

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ

یہود کے دوسرے اعتراض کا جواب

- سابقہ آیت میں پہلے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے جو حلال و حرام کے متعلق تھا
- ان یہاں اہل کتاب (یہود) کے دوسرے اعتراض کا ذکر کہ نے بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ کیوں بنایا، حالانکہ پچھلے انبیاء کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا؟
- اس کا مُسکِت جواب اگرچہ سورۃ بقرہ میں دیا جا چکا ہے، لیکن یہودی اس کے بعد بھی اپنے اعتراض پر مصر رہے۔ لہٰذا یہاں پھر اس کا جواب دیا گیا ہے۔
- بیت المقدس کے متعلق خود بائیبل ہی کی شہادت موجود ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساڑھے چار سو برس بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا (۱۔ سلاطین، باب ۶۔ آیت ۱)

لیکن یہ تمام عرب کی متواتر اور متفق علیہ روایات سے ثابت ہے کہ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آٹھ نو سو برس پہلے گزرے ہیں۔ لہٰذا کعبہ کی اولیت ایک ایسی حقیقت ہے جس میں کسی کلام کی گنجائش نہیں۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ

سب سے پہلی عبادت گاہ

- یہی وہ گھر ہے جو سب سے پہلے روئے زمین پر اللہ کی عبادت کے لیے بنایا گیا۔
- عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم و حوا علیہ السلام کے دنیا میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی الٰہی کے ذریعے حکم دیا کہ وہ اللہ کا گھر بنائیں۔ چنانچہ انھوں نے حکم کی تعمیل کی، پھر انھیں حکم دیا کہ اس کا طواف کریں اور ان سے یہ بھی کہا گیا کہ یہ وہ گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرر کیا گیا ہے (دلائل النبوۃ - بیہقی)
- إِنَّ هَذَا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ (عَنِ ابْنِ عَبَّاس ۔البخاری) اس شہر کی حرمت اس دن سے ہے جب اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے اور اس کی یہ حرمت قیامت کے قائم ہونے تک ہے
- حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد تعمیر ہوئی، فرمایا مسجد حرام یعنی بیت اللہ.. (صحیحین)
- امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ آدمؑ نے زمین میں وحشت و بیابانی کی شکایت کی تو اللہ نے کعبہ بنانے کا حکم دیا۔ طوفان نوحؑ کے وقت کعبہ کے نشانات اور آثار محو ہو گئے اور پھر پوشیدہ رہے یہاں تک کہ حضرت جبرائیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو اس کی اطلاع دی۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ

سب سے پہلی عبادت گاہ

- حضرت ابراہیم اوران کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہما السلام نے اللہ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی دیواریں تعمیر کیں۔ جس کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔ لیکن قرآن میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ نے اس گھر کی ابتدائی طور پر تعمیر کی بلکہ فرمایا: وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ، اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے
- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادیں پہلے سے موجود تھیں ان پر دیواریں چنی جارہی تھیں۔
- اس بات کا اشارہ قرآن کی اس آیت میں بھی- وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ، جب ہم نے ابراہیمؑ کو اس گھر کی جگہ کا ٹھکانا بتایا
- بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی بناء کردہ یہ تعمیر نوح علیہ السلام کے زمانہ تک باقی تھی۔ طوفان نوح میں منہدم ہو گئی اور رفتہ رفتہ اس کے نشانات مٹ گئے۔اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی بنیادوں کو اللہ کے دیئے ہوئے علم سے تلاش کرکے ان پر اس گھر کی عمارت اٹھائی
- اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو مبارک بھی بنایا ہے اور دنیا بھر کے لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بھی۔ یہ برکات ظاہری بھی ہیں (جیسے رزق کی بہتات اور امن) اور معنوی بھی (جیسے حج، عمرہ اور عبادت کا ثواب)

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِينَ ﴿٩٦﴾ فِيهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ إِبْرٰهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ

لفظ "بَكَّه"

- بکہ سے مکہ مراد ہے، قدیم صحیفوں میں اس کا یہی نام آیا ہے، قرآن میں مکہ اور بکہ دونوں نام مذکور ہیں
- عربی کو میم کو با سے بدل دینا غیر معروف نہیں ہے
- ایک دوسرے قول کے مطابق - کہ مکہ یا بکہ بابلی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی البیت یعنی خاص گھر کے ہیں۔ یہ نام عمالقہ نے رکھا تھا۔
- یہود نے نبی آخر لزمان کی بعثت کے نشانات گم کرنے کے لیے جو تحریفات کیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انھوں نے اس لفظ بکہ کو بگاڑ کر بکاء بنادیا اور اس کا ترجمہ رونا کردیا اور اس طرح وادی بکہ کو رونے کی وادی میں تبدیل کرکے اس سب سے بڑے نشان کو گم کردیا
- توراۃ میں حضرت ابراہیم کے ہاتھوں جس بیت ایل (بیت اللہ) کی تعمیر کا ذکر ہے اس کا مصداق اگر کوئی ہو سکتا ہے تو مکہ کا بیت اللہ ہی ہو سکتا ہے نہ کہ بیت المقدس۔ اس لیے کہ بیت المقدس کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کے سینکڑوں سال بعد حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی ہے
- کعبہ۔ تسمیہ کی دو وجوہات، (۱) اس کا یہ نام اس کے چوکور ہونے کی وجہ سے ہے (۲) کہ زمین سے بلند ہونے کے باعث کعبہ کہلایا۔ ابن اثیر کے مطابق بیت الحرام کا نام کعبہ اسی وجہ سے رکھا گیا (نہایہ)

فِيهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ

کعبہ کے بیت اللہ ہونے کی نشانیاں

- اس گھر میں نہایت واضح نشانیاں پائی جاتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی جناب میں مقبول ہوا ہے اور اسے اللہ نے اپنے گھر کی حیثیت سے پسند فرمالیا ہے۔

← لق ودق بیابان میں بنایا گیا اور پھر اللہ نے اس کے جوار میں رہنے والوں کی رزق رسانی کا بہتر سے بہتر انتظام کردیا ← ڈھائی ہزار برس تک جاہلیت کے سبب سارے ملک عرب میں بدامنی کے باوجود یہ جگہ امن کا ایک جزیرہ بنا رہا ← اس پر حملہ کرنے والے ابرہہ کا انجام لوگ دیکھ ہی چکے تھے

- اس میں مقام ابراہیم (علیہ السلام) کا ہونا بھی ایک نشانی ہے جو اس امر کا ایک ثبوت ہے کہ در حقیقت یہی گھر حضرت ابراہیم کا تعمیر کردہ ہے اور یہی ملت ابراہیم کا مرکز ہے۔ اسی جگہ کو آپ نے ہجرت کے بعد اپنے قیام کے لیے منتخب فرمایا، یہیں مروہ کے پاس اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی کی، یہیں ان کو بیت اللہ کی خدمت اور نماز کئے اہتمام کے لیے بسایا اور یہیں ان سے نسبت رکھنے والی ایک پوری قوم صدیوں سے آباد ہے۔ یہ ساری باتیں خود توراۃ کے دلائل سے اس قدر قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں

- آپؑ ہی نے اسی کے لیے ہی شہر امن ہونے کی دعا کی۔ (اِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا)

- اس کے حج کرنے (اس کی مرجعیت) کی جو دعا ابراہیمؑ نے کی وہ بھی مقبول ہوئی۔ حج بھی آپؑ کی سنت

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ‌ۖ وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۸﴾

قُلۡ - آپ فرما دیجئے

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - اے اہل کتاب

لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ - تم لوگ کیوں انکار کرتے ہو

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیات کا

وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ - حالانکہ اللہ گواہ ہے

عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ - اس پر جو تم لوگ کرتے ہو

اے پیغمبر کہہ دیجیے ! اے اہل کتاب تم اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس پر جو کچھ تم کر رہے ہو

Say: "O People of the Book! Why do you reject the signs of Allah when Allah is witness to all that you do?

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ‌ۖ وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۸﴾

اہل کتاب کو زجر و ملامت

- اس سے پہلے ملت ابراہیمی کے مرکزی قبلہ کا ذکر، اور یہ بھی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھی اصل ملت ابراہیمی پر قائم ہیں
- اب اہل کتاب کو تنبیہ - جب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آخری پیغمبر اور اس کے اصحاب ہی ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے والے ہیں اور تمہارے ادیان خود ساختہ ہیں تو تمہیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے اور اس انکار کی روش سے باز آ جانا چاہیے
- اتنی کھلی نشانیوں کے ساتھ جو خود تمہاری کتاب میں موجود ہیں، انکار کرنا کفر ہے اور تمہاری طرف سے لوگوں کے ذہن میں شکوک و شبہات بھرنا ایک شرارت ہی ہے
- حالانکہ اللہ اس پر گواہ ہے کہ سب کچھ تمہاری کتاب میں درج ہے، اللہ کا یہی وہ گھر جسے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے بنایا تھا اور یہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا مرکز بنایا یہیں آخری نبی کی بعثت کے لیے دعائیں مانگیں، یہیں سے آخری امت کے اٹھائے جانے کی التجا کی اور یہی گھر ہمیشہ کے لیے نوع انسانی کی ہدایت کا مرکز بنایا

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّ اَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۹﴾

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - آپ فرما دیجئے اے اہل کتاب

لِمَ تَصُدُّوۡنَ - تم لوگ کیوں روکتے ہو

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا و صُدُودًا - رکنا، روکنا

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کے راستے سے

مَنۡ اٰمَنَ - اس کو جو ایمان لایا

تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا - تم تلاش کرتے ہو اس میں ٹیڑھ کو

عَوِجَ يَعْوَجُ ، عِوَجًا

ٹیڑھا پن ہونا

(ب غ ي) بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - تلاش کرنا، خواہش کرنا (میانہ روی کی حد سے بڑھنے کی)

وَّ اَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ - حالانکہ تم گواہ ہو

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ - اور اللہ نہیں ہے غافل

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ - اس سے جو تم لوگ کرتے ہو

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ
اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

کہو، اے اہل کتاب ! تم کیوں اللہ کی باتیں ماننے سے انکار کرتے ہو ؟ جو
حرکتیں تم کر رہے ہو اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے

Say: "O People of the Book! Why reject ye the Signs of Allah, when Allah is Himself witness to all ye do?"

محمد اقبال

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

مزید زجر وملامت

- گزشتہ آیت کریمہ کے مضمون کا تسلسل
- حیرت کی بات ہے کہ تم نہ صرف خود اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو بلکہ تمہاری جسارتوں کا عالم یہ ہے کہ تم ہر ایمان لانے والے شخص کو اللہ کے راستے سے روکنے کی کوشش کرتے ہو۔
- لوگوں کے دلوں میں طرح طرح سے بدگمانیاں اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہو۔
- لیکن تم یہ سب کچھ کرتے ہوئے یہ بات بھول جاتے ہو کہ تمہاری اصل حیثیت شہدائے حق کی ہے۔
- اور حق ایک ہی ہے جو کبھی ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوا، کبھی موسیٰ علیہ السلام پر، کبھی عیسیٰ علیہ السلام پر اور آج وہی حق محمد کریم ﷺ پر نازل ہوا ہے
- تم صدیوں تک اس حق کی شہادت اور گواہی پر مامور رہے ہو۔ اب تمہیں اپنی اصل حیثیت کے اعتبار سے نہ صرف حق کو قبول کرنا تھا بلکہ اس کی گواہی بھی دینا تھی اور تمہاری کتاب نے اس گواہی کے لیے تم سے عہد بھی لیا تھا۔
- تم اپنے سرکشی اور اسلام دشمنی میں سب کچھ بھول چکے ہو لیکن یہ سب کچھ اللہ سے مخفی نہیں ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو جو ایمان لائے

اِنْ تُطِيْعُوْا - اگر تم لوگ اطاعت کروگے

فَرِيْقًا - کسی فریق کی

مِّنَ الَّذِيْنَ - ان میں سے جو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دیے گئے کتاب

يَرُدُّوْكُمْ - تو وہ پھیر دیں گے تم کو

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ - تمہارے ایمان کے بعد

كٰفِرِيْنَ - کفر کرنے والا ہوتے ہوئے

أَتَى يَأْتِي ، إِيتَاءً - دینا، عطا کرنا

أُوْتُوا - مجہول

رَدَّ يَرُدّ ، رَدًّا - لوٹا دینا، پھیر دینا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ بَعۡدَ
اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾

اے ایمان والو ! اگر تم کہا مانو گے اہل کتاب کے ایک گروہ کا تو وہ تمہیں
تمہارے ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف پلٹا دیں گے

O Believers! If you obey any section of the People of the Book, they will turn you back to disbelief after you have (embraced) faith.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾

مسلمانوں کو اہل کتاب کے اشرار سے بچنے کی تاکید

- اہل کتاب کو ملامت کرنے اور حجت تمام کر دینے کے بعد اب خطاب مسلمانوں سے ہو رہا ہے اور ان خطرات سے آگاہ کیا جا رہا ہے جو اہل کتاب کی طرف سے انھیں پیش آ سکتے تھے۔
- اسلام کے دشمنوں کی گمراہ کن سازشوں اور کوششوں کے مقابلے میں اہل ایمان کا ہوشیار رہنا ضروری
- یہاں مسلمانوں کو اہل کتاب کے ایک گروہ سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے یہ وہی گروہ ہے جس کی مخالفتوں اور وسوسہ اندازیوں کا تفصیلاً ذکر پیچھے آ چکا ہے
- اہل کتاب کا مسلمانوں پر حملہ دو طرفہ تھا۔ایک طرف تو وہ ان کی سادگی اور اُمی ہونے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کے بارے میں مسلسل بدگمانیاں اور شبہات پیدا کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے تھے دوسری طرف وہ اوس وخزرج (جن کی اکثریت اب مسلمان ہو چکی تھی) کے درمیان نا اتفاقی اور دشمنی کا بیج بونا چاہتے تھے اور اس کے لیے عملی اقدام کرتے رہتے تھے
- جیسے شاش ابن قیس یہودی کو اوس وخزرج کے اتحاد سے سخت غصہ آیا اور اس نے ایک یہودی کو متعین کیا کہ وہ ان کو جاہلیت کے فتنوں پر ابھارے) اور ان کے درمیان پھر لڑائی کی نوبت تک آ گئی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾

- آپ ﷺ کو اس فتنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ بذات خود وہاں تشریف لائے
- آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دونوں قبیلوں کے مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ اللہ نے تمہیں اسلام کے ذریعے اتفاق واتحاد کی دولت عطا فرمائی ہے، یہ کیسی جہالت ہے کہ تم پھر اسی اختلاف کی دلدل میں دھنس جانا چاہتے ہو؟
- اس پر جانبین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ سمجھ گئے کہ یہ ایک سازش اور شیطانی حرکت تھی۔ چنانچہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئے اور توبہ کی۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔
- اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو تنبہ فرمایا گیا ہے کہ اگر تم نے اہل کتاب کے اس گروہ کو پوری طرح نہ پہچانا جو تمہاری دشمنی پر ادھار کھائے بیٹھا ہے اور تم ان کی باتوں میں آتے رہے اور محض اس لیے ان کی بات سنتے رہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ کی جانب سے کتاب ہدایت دی گئی تھی تو پھر یاد رکھو وہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کیے بغیر نہ چھوڑیں گے۔ تم جنھیں اہل کتاب سمجھ کر حسن ظن رکھتے ہو وہ بگاڑ کی اس انتہا کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے کمینی سے کمینی حرکت کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾

وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ - اور تم لوگ کیسے کفر کروگے

وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى - حالانکہ تلاوت کی جاتی ہیں | تَلَا يَتۡلُوۡ ، تِلَاوَةً - تلاوت کرنا | تُتۡلٰى - مجہول

عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ - تم پر اللہ کی آیات

وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ - اور (جبکہ) تم لوگوں میں ہے اس کا رسولؐ

وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ - اور جو مضبوطی سے پکڑے گا اللہ کو (ع ص م)

اِعۡتَصَمَ يَعۡتَصِمُ ، اِعۡتِصَامًا - مضبوطی سے تھامنا (VIII)

فَقَدۡ هُدِىَ - تو لازماً اس کی راہنمائی کی جائے گی

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ - ایک سیدھے راستے کی طرف

وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ
يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع

تمہارے لیے کفر کی طرف جانے کا اب کیا موقع باقی ہے جب کہ تم کو اللہ کی
آیات سنائی جا رہی ہیں اور تمہارے درمیان اس کا رسولؐ موجود ہے؟ جو اللہ کا
دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے گا وہ ضرور راہ راست پا لے گا

And how would ye deny Faith while unto you are rehearsed the Signs of Allah, and among you Lives the Messenger? Whoever holds firmly to Allah will be shown a way that is straight.

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

مسلمان خود آگاہی سے کام لیں۔ فتنوں سے آگاہ رہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی تدبیر کریں

- یہود کے ایک گروہ کی فتنہ پروری سے (اوس اور خزرج) مسلمان ایک دوسرے کے مد مقابل آگئے جو سابقہ آیتِ کریم کا شان نزول بھی ہے، اس کو یہاں اس آیت کریمہ میں کفر سے تعبیر کیا گیا ہے، اس سے اس معاملے کی شدت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
- یہاں مسلمانوں کو خطاب۔ اللہ کی آیات رحمت بن کر برس رہی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی مینارہ نور کی طرح تمہارے درمیان موجود ہیں، اس کے باوجود کیا یہ ممکن ہے کہ تم پھر کفر کا راستہ اختیار کرو۔ ان کی باتوں میں آجاؤ یا پھر تمہارے اتفاق و اتحاد میں دراڑیں پڑ جائیں؟
- اس آیت کریمہ میں جس طرح اتفاق و اتحاد کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اختلاف و انتشار کو جس طرح کفر سے تعبیر کیا گیا ہے یہ انتہائی قابل توجہ بات ہے۔
- معلوم ہوتا ہے کہ فکری وحدت انسان کو صراط مستقیم پر ضرور چلاتی ہے، لیکن اگر اتفاق و اتحاد کے ذریعے قومی اور دینی وحدت میسر نہ آئے تو امتیں سیاسی اور ملی قوت سے محروم ہو جاتی ہیں
- یہ وہ حادثہ ہے جس کے بعد دین بھی سہارا نہیں بنتا، نہ صرف ملک ہاتھ سے نکلتے ہیں بلکہ امت ٹکڑوں میں بٹ کر احساسِ زیاں بھی کھو دیتی ہے (امتِ مسلمہ کی انیسویں صدی کی تاریخ اس پر شاہد ہے)

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ھُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ١٠١ؑ

- مسلمانوں نے جب بھی اغیار پر اعتبار کرکے اپنی صفوں میں دراڑیں پیدا کیں تو انھیں ہمیشہ روح فرسا حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ (ہندوستان میں اپنوں سے غداری اور مشرق وسطیٰ میں خلافت عثمانیہ کے خلاف علم بغاوت ،اس کی محض دو مثالیں ہیں) ہماری تاریخ صدیوں سے اس پر شہادت دے رہی ہے۔
- مسلمانوں کو خطرے کی نشاندہی کرتے ہوئے اس سے بچنے کی تدبیر بھی بتائی گئ ہے۔ وہ تدبیر یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ کو مضبوطی سے تھام لو۔ اللہ کی ذات تو ایسی نہیں کہ جسے پکڑا اور تھاما جاسکے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ اللہ کی رسی یعنی اس کے دین اور اس کی کتاب کو مضبوطی سے تھامو اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص بھی اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرلیتا ہے تو اللہ اسے ایک ایسے سیدھے راستے پر چلاتا ہے جس میں کوئی خم نہیں، کوئی پیچ نہیں ، ہدایت کی ایک بڑی شاہراہ ہے
- اس مضمون کو بہت تفصیل کے ساتھ ۔ سورت کے اگلے حصے میں بیان کیا گیا ہے جہاں خاص طور پر خطاب کا رخ اہل ایمان کی طرف ہے
- قرآن کریم میں بہت واشگاف الفاظ کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں بھی صاف صاف مسلمانوں کو اس فتنے سے خبردار کیا گیا جو ان کی دینی اور ملی وحدت کے لیے سم قاتل ہو سکتا ہے

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ھُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ١٠١

- عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَو حَدَّثَنَا مَنْ شَهِدَ خُطَبَ رَسُولِ اللّٰهِ بِمِنٰي فِي وَسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ عَلَي بَعِيْرٍ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ أَلاَ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وأَنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلاَ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِيّ عَلٰي عَجَمِيّ وَلاَ عَجَمِيّ عَلٰي عَرَبِيّ وَلاَ لِأَسْوَدَ علٰي اَحْمَرَ وَلاَ لِاَحْمَرَ عَلٰي اَسْوَدَ اِلاَّ بِالتَّقْوٰي أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِب -

- ابو نضرۃ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو مقام منی میں ایامِ تشریف کے درمیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبوں میں حاضر تھا درانحالیکہ آپ اونٹ پر سوار تھے آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو خبردار تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ (آدم) ایک ہے خبردار کسی عربی آدمی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر نہ کسی کالے وسیاہ آدمی کو کسی سرخ پر اور نہ کسی سرخ کو کسی سیاہ آدمی پر کوئی فضیلت ہے ہاں تقویٰ فضیلت کا مدار ہے پھر آپ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا میں نے پیغام الٰہی امت تک پہنچادیا؟ صحابہ نے جواب دیا جی ہاں آپ نے پہنچادیا آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہاں موجود ہے وہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے۔

- عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلي عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلٰي عَصَبِيَّةٍ– رواه ابوداوٗد، مشكوة/۴۱۸-

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کی دعوت دی اور ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کی خاطر قتال کیا اور ہم میں سے نہیں وہ جو عصبیت کی حالت میں مرگیا

وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ ‌ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝١٠١

- عن ابن مسعود عن النبي صلي الله عليه وسلم قَالَ مَنْ نَصرَ قَوْمَه عَلي غَيْرِ الْحَقِّ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَوٰي فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنْبِه- ابوداو د ، مشكوة
- ابن مسعود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے وہ اس اونٹ کے مانند ہے جو کنویں میں گر گیا اور اس کی دم پکڑ کر اس کو نکالا جائے
- عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلي عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلي عَصَبِيَّةٍ- رواه ابوداو د، مشكوة/ -
- رسول اللہ ﷺ نے جب بعض مہاجرین وانصار کی طرف سے عصبیت کی پکار سنی تو اسے جاہلیت کی پکار قرار دے کر فرمایا: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ - اسے چھوڑ دو کہ یہ متعفن وبدبودار ہے

اور یہ بھی فرمایا: "وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ" اور جو کوئی بھی جاہلیت کی سی پکار لگائے تو وہ جہنم کا ایندھن ہوگا (مسند احمد)

- لَيْسَ مِنَّامَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ - وہ ہم میں سے نہیں جو جاہلیت کی کی سی پکار لگائے (صحیح مسلم)

حسن زبصرہ، بلال زحبشہ، صہیب ازروم زخاک مکہ ابوجہل، این چہ بوالعجبی ست؟